# از عدالتِ عظمیٰ

## سٹیٹ آف مہاراشٹر او دیگر

## بنام

## میسرز نیشنل کنسٹرکشن کمپنی، بمبئی و دیگر

تاریخ فیصلہ: 09 جنوری، 1996

[اے۔ایم۔ احمدی، چیف جسٹس۔ اور ایس۔ سی۔ سین، جسٹس]

**مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:**

**دفعہ 11 -امر فیصلہ شدہ کا اصول-لاگو صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب سابقہ مقدمے میں براہ راست اور کافی حد تک معاملے کی سماعت کی گئی ہو اور آخر کار فیصلہ کیا گیا ہو۔-اصول لاگو نہیں ہوتا اگر سابقہ مقدمہ محض تکنیکی بنیاد پر عدالتی فیصلہ سنائے بغیر خارج کر دیا جائے۔**

**قاعدہ 2- آرڈر 2- قابل اطلاق ہونے کا معیار-مقدمہ-کی برطرفی بنائے نالش پر مبنی دوسرا مقدمہ- ممنوع قرار نہیں پایا۔**

**معاہدہ-بینک ضمانت- بینک کی ذمہ داری کہ وہ منظور کرے۔**

اپیل کنندہ-ریاست اور مدعاعلیہ- کمپنی کے درمیان ایک معاہدے میں، دوسرے مدعاعلیہ، سنٹرل بینک آف انڈیا نے کارکردگی کی ضمانت پر عمل درآمد کیا۔ ضمانت کی قیود کے تحت، بینک ٹھیکیدار کی کارکردگی میں کوتاہی کے لیے ٹھیکیدار کے ساتھ مشترکہ اور الگ الگ طور پر ذمہ دار تھا۔ جیسے ہی ٹھیکیدار نے کام چھوڑ دیا، اپیل گزاروں نے کام مکمل کرنے کے لیے دوسری ایجنسیوں کو ملازم رکھا اور اس عمل میں انہوں نے دعوی کیا کہ انہوں نے کل روپے 1,44,18،970.24 کے اخراجات اٹھائے ہیں۔ نتیجتاً، اپیل گزاروں نے صرف بمبئی عدالت عالیہ میں بینک کے خلاف ایک مختصر دعویٰ مقدمہ دائر کیا جس میں روپے 14,12,836 کی وصولی کی درخواست کی گئی، جو سود کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

ساتھ کارکردگی کی ضمانت میں مقرر رقم تھی۔عدالت عالیہ نے دعویٰ فریقین کو شامل نہ کرنے کی بنیاد پر خارج کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ ٹھیکیدار کوتاہی کے معاملے اور بینک کی اس کے نتیجے میں ہونے والی ذمہ داری کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک ضروری فریق تھا۔اس حکم کے خلاف اپیل میں، اپیل گزاروں نے ٹھیکیدار کو فریق کے طور پر شامل کیا، پھر بھی اپیل خارج کر دی گئی۔اس کے بعد اپیل گزاروں نے ٹھیکیدار اور بینک دونوں کے خلاف ایک خصوصی دیوانی مقدمہ دائر کیا جس میں ٹھیکیدار سے معاہدے کی خلاف ورزی پر ہرجانے کے طور پر سود کے ساتھ 1,13,27,298.16 روپے کا دعوی کیا گیا۔اس میں بینک ضمانت کے تحت 14,12,836 روپے شامل تھے۔سول جج نے اس مقدمے کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ چونکہ بنائے نالش سابقہ مقدمے سے ملتی جلتی تھی، اس لیے اسے امر فیصل شدہ نے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 11 کے ساتھ ساتھ آرڈر 2 قاعدہ 2 کے تحت بھی روک دیا تھا۔اپیل گزاروں نے اس حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دیتے ہوئے کہا کہ دونوں مقدمے کارروائی کی الگ الگ وجوہات پر مبنی تھے اور تکنیکی بنیاد پر سابق کو برخاست کرنا مؤخر الذکر کے خلاف رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کر سکتا۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اپیل کو خارج کر دیا۔عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف، اپیل گزاروں نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ:1. مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کا دفعہ 11 امر فیصلہ شدہ کے نظریے سے متعلق ہے اور یہ فراہم کرتا ہے کہ کوئی بھی معاملہ جسے سابقہ مقدمے میں دفاع یا اعتراض کی بنیاد بنایا گیا ہو یا بنایا جانا چاہیے تھا، اس طرح کے مقدمے میں براہ راست اور کافی حد تک مسئلہ سمجھا جائے گا۔اہم الفاظ یہ ہیں کہ "سنا گیا ہے اور آخر کار فیصلہ کیا گیا ہے"۔بار صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب سابقہ مقدمے میں براہ راست اور کافی حد تک معاملے کی سماعت کی گئی ہو اور آخر کار اس طرح کے مقدمے کی سماعت کے لیے مجاز عدالت نے فیصلہ کیا ہو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ زیر بحث معاملے یا مسئلے پر عدالتی ذہن کا اطلاق ہوا ہے اور حتمی عدالتی فیصلہ کیا گیا ہے۔اگر سابقہ مقدمہ محض غیر عدالتی کی تکنیکی بنیاد پر اس معاملے پر کسی عدالتی فیصلہ بغیر خارج کر دیا جاتا ہے، تو یہ عدالتی کارروائی کے طور پر کام نہیں کر سکتا۔

2. عدالت عالیہ اس حقیقت کا نوٹس لینے میں ناکام رہی کہ اپیلٹ عدالت نے مقدمے کی خوبیوں پر غور نہیں کیا لیکن تکنیکی بنیاد پر نچلی عدالت کی طرف سے مقدمہ خارج کرنے کی تصدیق

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی۔ لہذا، مختصر دعویٰ کی برطرفی اور اس کے بعد کی اپیل خصوصی دیوانی مقدمہ کے لیے رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کر سکتی تھی۔ امر فیصلہ شدہ کے اصول پر مبنی عرضی ناکام ہو جاتی ہے۔

شیو دھن سنگھ بنام دریاؤ کوانور، اے آئی آر (1966) ایس سی 1332 = [1966] 3 ایس سی آر 300 اور اناسیو مارٹنز بنام نارائن ہری نائک، [1993] 3 ایس سی سی 123، پر انحصار کیا۔

3. امر فیصلہ شدہ کا اصول اور آرڈر 2 کا قاعدہ 2 دونوں قانون کی حکمرانی پر مبنی ہیں کہ کسی شخص کو ایک ہی مقصد کے لیے دو بار تنگ نہیں کیا جائے گا۔ مقدمے کے لیے بنائے نالش ان تمام حقائق پر مشتمل ہوتا ہے جن سے مدعی کو نمٹنا چاہیے اور اگر اس کی خلاف ورزی کی جائے تو وہ فیصلے کے اپنے حق کی حمایت کرتا ہے۔

محمد خلیل خان بنام محبوب علی خان، اے آئی آر (1949) پی سی 78؛ کیول سنگھ بنام لاجوانتی، اے آئی آر (1980) ایس سی 161 [1980] 1 ایس سی سی 290 اور اناسیو مارٹنز بنام نارائن ہری نائک، [1993] 3 ایس سی سی 123، کا حوالہ دیا گیا۔

4. بینک ضمانت عام طور پر ایک معاہدہ ہوتا ہے جو بنیادی معاہدے سے بالکل الگ اور آزاد ہوتا ہے، جس کی کارکردگی کو وہ محفوظ کرنا چاہتا ہے۔ اس حد تک یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بنیادی رابطے سے الگ بنائے نالش کو جنم دیتا ہے۔ جب اپیل گزاروں نے مختصر دعویٰ کے ذریعے کارکردگی کی ضمانت کو نافذ کرنے کی کوشش کی تو وہ بنائے نالش کی بنیاد پر راحت مانگ رہے تھے جو اس سے الگ تھی جس پر بعد میں انہوں نے اسپیشل دیوانی مقدمہ میں اپنے دعوے کی بنیاد رکھی تھی۔

سدارامپا بنام راجشیٹی، اے آئی آر (1970) ایس سی 1059، حوالہ دیا گیا۔

5. ضمانت جاری کرنے والے بینک کا تعلق معاہدے کے فریقین کے درمیان بنیادی معاہدے سے نہیں ہے۔ کارکردگی کی ضمانت کے تحت بینک کی ڈیوٹی دستاویز کے ذریعے ہی بنائی جاتی ہے۔ ایک بار جب دستاویزات ترتیب میں آ جائیں تو ضمانت دینے والے بینک کو اس کا احترام کرنا چاہیے اور ادائیگی کرنی چاہیے۔ عام طور پر، جب تک دھوکہ دہی یا اس طرح کا کوئی الزام نہ لگے، عدالتیں ادائیگی روکنے کے لیے براہ راست یا بالواسطہ طور پر مداخلت نہیں کریں گی، بصورت دیگر داخلی اور بین الاقوامی تجارت پر یقین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بنیادی معاہدے کے فریق معاہدے میں طے شدہ قانونی چارہ جوئی یا ثالثی کا سہارا لے کر خلاف ورزی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

الزامات کے حوالے سے اپنے تنازعات کو حل نہیں کر سکتے۔ سابقہ معاہدے سے پیدا ہونے والا اعتراض ممنوع نہیں ہے اور اس کے لیے بنائے نالش ضمانت کے نفاذ سے آزاد ہے۔

یو کو بینک بنام بینک آف انڈیا، [1981] 3 ایس سی آر 300؛ سینتھیکس (بھارت) لمیٹڈ بنام ونمار ایپیکس انکارپوریٹڈ، [1986] 4 ایس سی سی 136 اور یو پی کوآپریٹو فیڈریشن لمیٹڈ بنام سنگھ کنسلٹنٹس اینڈ انجینئرز (پی) لمیٹڈ، [1988] 1 ایس سی سی 174، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1497، سال 1996۔

ایف اے نمبر 151، سال 1993 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 9.7.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈی ایم نر گولکر۔

جواب دہندگان کے لیے ایس جے سورابجی، مس نندنی گور اور مس مانیک کرنجاوالا۔

عدالت کا فیصلہ احمدی، چیف جسٹس کے ذریعے سنایا گیا

احمدی، چیف جسٹس۔ اپیل کنندگان ریاست مہاراشٹر اور اس کے ایگزیکٹو انجینئر ہیں جو متعلقہ مدت کے دوران میسرز ی ڈیم ڈویژن، ناتھ نگر میں تعینات تھے۔ 1967 میں، اپیل گزاروں نے جے کواڑی پروجیکٹ، اسٹیج-1 (جسے اس کے بعد "کام" کہا جاتا ہے) کے حصے کے طور پر، دریائے گوداوری پر پیٹھان ڈیم کے معماری کے حصے پر کام کرنے کے لیے ٹینڈر طلب کیے۔ پہلے مدعا علیہ، میسرز نیشنل کنسٹرکشن کمپنی، بمبئی (جسے اس کے بعد "ٹھیکیدار" کہا جاتا ہے) نے کام کے لیے اپنی ٹینڈر پیشکش پیش کی جسے اپیل گزاروں نے 30.3.1967 پر مشروط طور پر قبول کر لیا۔

6.1.1968 پر، دوسرے مدعا علیہ، سنٹرل بینک آف انڈیا (جسے اس کے بعد "بینک" کہا جاتا ہے) نے کارکردگی کی ضمانت نمبر 22/57 پر عمل درآمد کیا جس کے تحت اس نے ضمانت دی کہ ٹھیکیدار اپیل گزاروں اور ٹھیکیدار کے درمیان کیے جانے والے معاہدے کی قیود و ضوابط کو وفاداری کے ساتھ پورا کرے گا۔ ضمانت کی قیود کے تحت، بینک ٹھیکیدار کی کارکردگی میں کوتاہی کے لیے ٹھیکیدار کے ساتھ مشترکہ اور الگ الگ طور پر ذمہ دار تھا۔ بینک کی ذمہ داری 14,12,836 روپے تک محدود ہے، یعنی معاہدے کی قیمت کا 5 فیصد۔ ضمانت 3.7.1972 تک نافذ العمل رہنے والی تھی۔ اس کے فوراً بعد، 8.1.1968 پر، تعمیر شروع کرنے کے معاہدے پر عمل درآمد کیا گیا۔ تاہم

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تقریباً دو سال تک کوئی کام شروع نہیں کیا گیا۔ 11.12.1969 پر، اپیل کنندگان نے ٹھیکیدار کو کام شروع کرنے کے لیے الٹی میٹم دیا۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ٹھیکیدار نے کام شروع کرنے کے بجائے 19.12.1969 پر کام چھوڑ دیا۔ اپیل گزاروں کا الزام ہے کہ ٹھیکیدار نے کام دوبارہ شروع کرنے کی ان کی بار بار کی گئی درخواستوں کا جواب نہیں دیا، جس کی وجہ سے وہ کام مکمل کرنے کے لیے دوسری ایجنسیوں کی خدمات حاصل کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس عمل میں، 31.5.1972 کے ذریعے، وہ دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے کل 1,44,18,970.24 روپے کے اخراجات کیے تھے۔

اس مرحلے پر، 21.6.1972 پر، اپیل گزاروں نے صرف بمبئی عدالت عالیہ کی اصل طرف بینک کے خلاف مختصر دعویٰ نمبر. 72/491 دائر کیا جس میں 14,12,836 روپے کی وصولی کی درخواست کی گئی تھی، جو سود کے ساتھ کارکردگی ضمانت نمبر. 22/57 میں مقرر رقم تھی۔ یہ نوٹ کرنا مناسب ہوگا کہ مقدمہ 3.7.1972 پر ضمانت ختم ہونے سے پہلے دائر کیا گیا تھا۔ 17.1.1983 پر، بمبئی عدالت عالیہ نے فریقین کے عدم شمولیت کے لیے مقدمہ خارج کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ ٹھیکیدار کو تباہی کے معاملے اور بینک کی اس کے نتیجے میں ہونے والی ذمہ داری کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک ضروری فریق تھا۔ اس حکم کے خلاف اپیل میں، اپیل نمبر 83/303، اپیل گزاروں نے ٹھیکیدار کو اپیل کی یادداشت کے عنوان دعوای میں ایک فریق کے طور پر شامل کیا لیکن اسی بنیاد پر 7.4.1983 پر اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ تاہم، یہ واضح کیا جا سکتا ہے کہ ٹھیکیدار کو عدالت کے حکم سے فریق کے طور پر شامل نہیں کیا گیا تھا۔

اسی دن، 7.4.1983، اپیل گزاروں نے اورنگ آباد میں سول جج (سینئر ڈویژن) کی عدالت میں ٹھیکیدار اور بینک دونوں کے خلاف خصوصی دیوانی مقدمہ نمبر. 83/29 دائر کیا۔ اس مقدمے میں، اپیل گزاروں نے معاہدے کی خلاف ورزی پر ٹھیکیدار سے ہرجانے کے طور پر سود کے ساتھ 1,13,27,298.16 روپے کا دعوی کیا۔ اس میں کارکردگی کی ضمانت کے تحت بینک کے خلاف روپے 14,12,836 کے ان کے دعوے شامل تھے۔

28.7.1992 پر، فاضل سول جج نے اس مقدمے کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ چونکہ بنائے نالش سابقہ مقدمے کی وجہ سے ملتی جلتی تھی، اس لیے اسے دفعہ 11 کی وضاحت IV کے تحت اور مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (جسے اس کے بعد "کوڈ" کہا جاتا ہے) کے آرڈر 2 قاعدہ 2 کے تحت بھی روک دیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے اس حکم کے خلاف اس بنیاد پر اپیل کی کہ دونوں مقدمے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کارروائی کی الگ الگ وجوہات پر مبنی تھے اور تکنیکی بنیاد پر سابق کو برخاست کرنا مؤخر الذکر کے خلاف رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کر سکتا۔ 9.7.1993 پر، بمبئی عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے یہاں اعتراض کردہ فیصلے کے ذریعے اپیل کو خارج کر دیا۔ احساسِ نالاں کے ساتھ، درخواست گزاران نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت سے رجوع کیا۔

ہم سب سے پہلے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 11، وضاحت IV کی بنیاد پر عرضی کو نمٹا سکتے ہیں۔ یہ دفعہ امر فیصلہ شدہ کے نظریے سے متعلق ہے اور یہ فراہم کرتا ہے کہ کوئی بھی معاملہ جسے سابقہ مقدمے میں دفاع یا اعتراض کی بنیاد بنایا گیا ہو یا ہونا چاہیے تھا، اس طرح کے مقدمے میں براہ راست اور کافی حد تک مسئلہ سمجھا جائے گا۔ چونکہ امر فیصلہ شدہ کی درخواست کو تنگ بنیاد پر نمٹایا جا سکتا ہے، اس لیے وضاحت IV کے دائرے کا جائزہ لینا ضروری نہیں ہے۔ دفعہ 11 کا مرکزی متن اس طرح پڑھتا ہے:

1 دفعہ 1 امر فیصلہ شدہ- کوئی عدالت کسی ایسے مقدمے یا معاملے کی سماعت نہیں کرے گی جس میں معاملہ براہ راست اور کافی حد تک اسی فریقین کے درمیان سابقہ مقدمے میں براہ راست اور کافی حد تک جاری رہا ہو، یا ان فریقین کے درمیان جن کے تحت وہ یا ان میں سے کوئی بھی دعوی کرتا ہے، اسی عنوان کے تحت قانونی چارہ جوئی کرتا ہے، کسی ایسی عدالت میں جو اس طرح کے بعد کے مقدمے یا اس مقدمے کی سماعت کرنے کے قابل ہو جس میں اس طرح کا مسئلہ بعد میں اٹھایا گیا ہو، اور جس کی سماعت کی گئی ہو اور آخر کار اس عدالت نے فیصلہ کیا ہو۔

اہم الفاظ یہ ہیں کہ "سنا گیا ہے اور آخر کار فیصلہ کیا گیا ہے"۔ بار صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب سابقہ مقدمے میں براہ راست اور کافی حد تک معاملے کی سماعت کی گئی ہو اور آخر کار اس طرح کے مقدمے کی سماعت کے لیے مجاز عدالت نے فیصلہ کیا ہو۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ زیر بحث معاملے یا مسئلے پر عدالتی ذہن کا اطلاق ہوا ہے اور حتمی عدالتی فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر سابقہ مقدمہ محض غیر عدالتی کی تکنیکی بنیاد پر اس معاملے پر کسی عدالتی فیصلہ بغیر خارج کر دیا جاتا ہے، تو یہ عدالتی کارروائی کے طور پر کام نہیں کر سکتا۔

اپنے متنازعہ حکم میں، بمبئی کی عدالت عالیہ نے اس حقیقت کا نوٹس لیا ہے کہ مختصر دعویٰ کو ضروری فریق یعنی ٹھیکیدار کے عدم شمولیت کی تکنیکی بنیاد پر خارج کر دیا گیا تھا۔ تاہم، اس نے اس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقیقت پر زور دیا ہے کہ نچلی عدالت کے حکم کے خلاف اپیل میں، اپیل گزاروں نے ٹھیکیدار کو فریق بنایا تھا اور پھر بھی اپیل کو خارج کر دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے اس حقیقت پر انحصار کیا ہے کہ دوسرے مقدمے کو امر فیصل شدہ نے روک دیا تھا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اس حقیقت پر توجہ نہیں دی کہ اپیل کو خارج کرتے ہوئے، اپیلٹ کورٹ نے عدالتی فیصلہ دیا تھا کہ مقدمہ خراب تھا کیونکہ مدعی کے واجبات کا کوئی عدالتی فیصلہ یا قانونی تعین نہیں تھا اور اس وجہ سے، مقدمہ صرف دوسرے مدعا علیہ کے خلاف قابل سماعت نہیں تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ اس حقیقت کا نوٹس لینے میں ناکام رہی کہ اپیلٹ کورٹ نے مقدمے کی خوبیوں پر غور نہیں کیا، لیکن تکنیکی بنیاد پر نچلی عدالت کی طرف سے مقدمہ خارج کرنے کی تصدیق کی۔

عدالت عالیہ کی طرف سے قانون کا یہ بیان، احترام کے ساتھ، شیودھن سنگھ بنام دریاؤ کنوار، اے آئی آر (1966) ایس سی 1332 میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر صفحہ 1336 = [1966] 3 ایس سی آر 300 پر 307 پر غلط ہے، جہاں ضابطے کی دفعہ 11 میں استعمال ہونے والے الفاظ "سنا اور آخر میں فیصلہ" کے معنی پر غور کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا گیا تھا:

" جہاں، مثال کے طور پر، سابقہ مقدمہ ٹرائل کورٹ کے ذریعے دائرہ اختیار کی کمی کی وجہ سے یا فریقین کی عدم شمولیت کی بنیاد پر خارج کیا گیا تھا اور اپیل (اگر کوئی ہو) میں برخاستگی کی تصدیق ہو جاتی ہے، فیصلہ، قابلیت پر نہ ہونے کی وجہ سے، بعد کے مقدمے میں عدالتی فیصلہ نہیں ہوگا۔" (زیر تاکید)

اس عدالت نے اپنے حالیہ فیصلے، اناسیو مارٹنز بنام نارائن ہری نائک، [1993] 3 ایس سی میں اس تجویز کا اعادہ کیا ہے۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ مختصر دعویٰ کی برطرفی اور اس کے بعد کی اپیل اسپیشل دیوانی مقدمہ نمبر 83/27 کے لیے رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کر سکتی تھی۔ امر فیصلہ شدہ کے اصول پر مبنی عرضی ناکام ہو جاتی ہے۔

اب ہم ضابطے کے آرڈر 2 قاعدہ 2 سے متعلق مسئلے سے نمٹ سکتے ہیں جو کہ درج ذیل ہے:

"2. پورے دعوے کو شامل کرنے کا مقدمہ۔-(1) ہر مقدمے میں وہ پورا دعوی شامل ہوگا جو مدعی کارروائی کی وجہ کے حوالے سے کرنے کا حقدار ہے؛ لیکن مدعی مقدمے کو کسی بھی عدالت کے دائرہ اختیار میں لانے کے لیے اپنے دعوے کا کوئی بھی حصہ چھوڑ سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(2) دعوے کے کچھ حصے کا ترک کرنا۔- جہاں کوئی مدعی اپنے دعوے کے کسی بھی حصے کے سلسلے میں مقدمہ کرنے سے گریز کرتا ہے، یا جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے، وہ بعد میں اس حصے کے سلسلے میں مقدمہ نہیں کرے گا جو اس طرح چھوٹ دیا گیا ہے یا چھوڑ دیا گیا ہے۔

(3) کئی راحتوں میں سے کسی ایک کے لیے مقدمہ کرنے سے گریز۔- بنائے نالش ایک ہی مقصد کے سلسلے میں ایک سے زیادہ راحت کا حقدار شخص اس طرح کی تمام یا کسی بھی راحت کے لیے مقدمہ کر سکتا ہے؛ لیکن اگر وہ عدالت کی اجازت کے علاوہ، اس طرح کی تمام راحت کے لیے مقدمہ کرنے سے گریز کرتا ہے، تو وہ بعد میں اس طرح کی چھوٹ کے لیے مقدمہ نہیں کرے گا۔"(وضاحت خارج کر دی گئی)

امر فیصلہ شدہ کا اصول اور آرڈر 2 کا قاعدہ 2 دونوں قانون کی حکمرانی پر مبنی ہیں کہ کسی شخص کو ایک ہی مقصد کے لیے دو بار تنگ نہیں کیا جائے گا۔ محمد خلیل خان بنام محبوب علی خان کے معاملے میں اے آئی آر 1949 پی سی 78 کے صفحہ 86 پر پریوی کونسل نے اس بات کا تعین کرنے کے لئے معیار مقرر کیے کہ آیا ضابطے کا آرڈر 2 قاعدہ 2 خاص صورتحال میں لاگو ہو گا یا نہیں۔ ان میں سے پہلا یہ ہے کہ "کیا نئے مقدمے میں دعوی حقیقت میں اس بنائے نالش پر مبنی ہے جو سابقہ مقدمے کی بنیاد سے الگ ہے۔" اگر جواب ہاں میں ہے تو قاعدہ لاگو نہیں ہو گا۔ اس فیصلے کی تصدیق بعد میں اس عدالت کے دو فیصلوں کے ذریعے کیوال سنگھ بنام لاجوانتی، اے آئی آر (1980) ایس سی 161 صفحہ 163 = (1980) 1 ایس سی سی 290 اور اناسیو مارٹنز کے معاملے (اوپر) میں کی گئی ہے۔

یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ مقدمے کے لیے بنائے نالش ان تمام حقائق پر مشتمل ہوتا ہے جن سے مدعی کو گریز کرنا چاہیے اور اگر اس کی خلاف ورزی کی جائے تو وہ فیصلے کے اپنے حق کی حمایت کرتا ہے۔

اپیل گزاروں کی یہ دلیل ہے کہ دونوں مقدمے کارروائی کی دو الگ الگ وجوہات کے حوالے سے ہیں۔ پہلا مقدمہ بینک ضمانت کو نافذ کرنے کے لیے دائر کیا گیا تھا، جبکہ دوسرا مقدمہ کام سے متعلق معاہدے کی خلاف ورزی پر ہرجانے کا دعوی کرنے کے لیے دائر کیا گیا تھا۔

مختصر دعویٰ کی شکایت میں، اپیل گزاروں کے دعوے کی بنیاد کارکردگی کی ضمانت نمبر 22/57 پر مبنی تھی۔ اپیل گزاروں کے دعوے کی بنیاد یہ تھی کہ بینک ضمانت کی قیود کے تحت بینک اپیل گزاروں کو ان تمام نقصانات کی تلافی کرنے کا ذمہ دار تھا جو معاہدے کی قیود کی مناسب

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کارکردگی میں ٹھیکیدار کی طرف سے کسی بھی کوتاہی کی وجہ سے ہوئے تھے۔اپیل گزاروں نے تفصیلات منسلک کیں اور یہ ظاہر کرنے کے لیے حقائق پیش کیے کہ ٹھیکیدار مبینہ طور پر کام چھوڑ کر معاہدے کی قیود پر عمل کرنے میں ناکام رہا۔اپیل گزاروں نے مزید الزام لگایا کہ معاہدے کے ان اقدامات کی وجہ سے انہیں 76,37,557.76 روپے کا نقصان ہوا ہے۔تاہم، بینک ضمانت میں مقرر کردہ حد کے پیش نظر، اپیل گزاروں نے اپنے دعوے کو روپے 14,12,836 تک محدود کر دیا تھا۔

اس موقع پر بینک ضمانتوں سے متعلق قانون کا تجزیہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔قاعدہ اچھی طرح سے قائم ہے کہ ضمانت جاری کرنے والے بینک کا تعلق معاہدے کے فریقین کے درمیان بنیادی معاہدے سے نہیں ہے۔کارکردگی کی ضمانت کے تحت بینک کی ڈیوٹی دستاویز کے ذریعے ہی بنائی جاتی ہے۔ایک بار جب دستاویزات ترتیب میں آجائیں تو ضمانت دینے والے بینک کو اس کا منظور کرنا چاہیے اور ادائیگی کرنی چاہیے۔عام طور پر، جب تک دھوکہ دہی یا اس طرح کا کوئی الزام نہ لگے، عدالتیں ادائیگی روکنے کے لیے براہ راست یا بالواسطہ طور پر مداخلت نہیں کریں گی، بصورت دیگر داخلی اور بین الاقوامی تجارت پر یقین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بنیادی معاہدے کے فریق معاہدے میں طے شدہ قانونی چارہ جوئی یا ثالثی کا سہارا لے کر خلاف ورزی کے الزامات کے حوالے سے اپنے تنازعات کو حل نہیں کر سکتے۔سابق معاہدے سے پیدا ہونے والا علاج ممنوع نہیں ہے اور اس کے لیے بنائے نالش ضمانت کے نفاذ سے آزاد ہے۔یو کو بینک بنام بینک آف انڈیا، [1981] 3 ایس سی آر 300، 325 پر؛ سینٹیکس (بھارت) لمیٹڈ بنام ونمار اپیکس انکارپوریٹڈ، [1986] 4 ایس سی سی 136؛ اور یو پی کوآپریٹو فیڈریشن لمیٹڈ بنام سنگھ کنسلٹنٹس اینڈ انجینئرز (پی) لمیٹڈ، [1988] 1 ایس سی سی 174 دیکھیں۔

لہذا قانونی حیثیت یہ ہے کہ بینک ضمانت عام طور پر ایک معاہدہ ہے جو بنیادی معاہدے سے بالکل الگ اور آزاد ہے، جس کی کارکردگی کو وہ محفوظ کرنا چاہتا ہے۔اس حد تک یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بنیادی معاہدے سے الگ بنائے نالش کو جنم دیتا ہے۔تاہم، موجودہ معاملے میں ہم معذور ہیں کیونکہ عدالت عالیہ (دونوں فاضل سنگل جج اور ڈویژن بینچ) کے پاس بینک ضمانت کی نوعیت کا تجزیہ کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔لہذا ہم بینک ضمانت کی حقیقی نوعیت کے بارے میں کوئی مشاہدہ کرنے سے گریز کرتے ہیں سوائے اس بات کی نشاندہی کرنے کے کہ کارروائی کی دو وجوہات ایک جیسی نہیں ہو سکتی ہیں۔یہ ٹرائل کورٹ کے لیے مناسب مرحلے پر بینک ضمانت کے حقیقی تجزیے پر غور کرنے کا معاملہ ہو گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی مقدمے کی شکایت میں، اپیل گزاروں کی طرف سے مانگی گئی بنیادی راحت اپیل گزاروں اور ٹھیکیدار کے درمیان ہونے والے رابطے کی بنیاد پر تھی۔ اپیل گزاروں نے الزام لگایا اور حقائق اور تفصیلات بیان کیں کہ ٹھیکیدار کی طرف سے کام ترک کرنا معاہدے کی خلاف ورزی تھی اور اس کی وجہ سے اپیل گزاروں کو 1,13,27,298.16 روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ رقم کارکردگی کی ضمانت نمبر 22/57 پر مبنی 14,12,836 روپے کے دعوے میں شامل تھی جس کے لیے ٹھیکیدار اور بینک مشترکہ طور پر اور الگ الگ طور پر ذمہ دار تھے۔

اس لیے مختصر دعویٰ میں مانگی گئی راحت بنائے نالش ایک مختلف مقصد پر مبنی تھی جس پر خصوصی مقدمے میں بنیادی راحت قائم کی گئی تھی۔

سدرمپا بنام راجشیٹی، اے آئی آر (1970) ایس سی 1059 میں پی پی۔ 1060-61 = [1970] 1 ایس سی سی 189186 پر، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جہاں بنائے نالش جس کی بنیاد پر پچھلا مقدمہ لایا گیا تھا، اس کے بعد کے مقدمے کی بنیاد نہیں بنتی ہے، اور پہلے کے مقدمے میں، مدعی اس راحت کا دعوی نہیں کر سکتا تھا جو اس نے بعد کے مقدمے میں مانگا تھا، مدعی کے بعد کے مقدمے کو آرڈر 2 قاعدہ 2 سے روکا نہیں جاتا ہے۔ اس فیصلے کو موجودہ مقدمے کے حقائق پر لاگو کرتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ، پہلے مقدمے میں، اپیل کنندہ صرف 14,12,836 روپے کے سلسلے میں راحت کا دعوی کر سکتے تھے جو کارکردگی کی ضمانت میں مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ رقم تھی۔ وہ 1,13,27,298.16 روپے کے راحت کا دعوی نہیں کر سکتے تھے جو انہوں نے ٹھیکیدار کے ذریعے انجام دیے جانے والے کام سے متعلق معاہدے کی بنیاد پر دوسرے مقدمے میں کیا تھا۔

لہذا، یہ واضح ہے کہ جب اپیل گزاروں نے مختصر دعویٰ نمبر 72/491 کے ذریعے کارکردگی کی ضمانت نمبر 22/57 کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ وہ بنائے نالش کی بنیاد پر راحت مانگ رہے تھے جو اس سے الگ تھی جس پر بعد میں انہوں نے خصوصی دیوانی مقدمہ نمبر 83/29 میں اپنے دعوے کی بنیاد رکھی۔

نتیجے میں، دونوں مسائل کا فیصلہ اپیل گزاروں کے حق میں کیا جاتا ہے۔ اپیل کامیاب ہوتی ہے۔ خرچے کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

**اپیل منظور کی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document